Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹ — تار کا پتہ:- الفضل لاہور

روزنامہ الفضل لاہور

یوم چہارشنبہ

۲۹ صفر المظفر ۱۳۷۲ھ

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے — ششماہی ۱۳ " — سہ ماہی ۷ " — ماہوار ۲½ " — فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۰/۶ | ۱۹ نبوت ۱۳۳۱ ہش | ۱۹ نومبر ۱۹۵۲ء | نمبر ۲۷

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۸ نومبر: مکرم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی طبیعت آج بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی۔ صرف کمزوری باقی ہے۔ احباب حضرت کاملہ صاحبہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

شخصی قانون پر شریعت کا اطلاق

پشاور ۱۸ نومبر: آج سرحد اسمبلی میں مسلمانوں کے شخصی قانون پر شریعت کے اطلاق کا ترمیمی بل منظور کر لیا گیا۔ اس بل کی رو سے وراثت وغیرہ کے تمام تنازعات شریعت کے مطابق طے کئے جائیں گے۔

صوبائی تعصب پھیلانے والے اخباروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائیگی

پاکستان پارلیمنٹ میں وزیر اطلاعات و نشریات ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کا اعلان!

کراچی ۱۸ نومبر: وزیر اطلاعات و نشریات ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے آج شام پارلیمنٹ میں اعلان کیا کہ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ جو اخبارات ملک میں صوبائی تعصب پھیلاتے ہیں۔ اگر انہوں نے اپنی سرگرمیاں بند نہ کیں۔ تو ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے مشرقی بنگال کے ممبر جناب دھیرندر ناتھ دت کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا حکومت ایسے اخبارات کی سرگرمیوں کو سخت تشویش کی نظر سے دیکھتی ہے۔ اس سے قبل حکومت نے انہیں ایسی سرگرمیوں سے باز رکھنے کی کوشش کی ہے لیکن اسے اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔ ایسی سرگرمیوں سے پاکستان کے اتحاد اور سلامتی کو نقصان پہنچتا ہے۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس نوعیت کا جو مجرم باز نہ آئے اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

محکمہ خزانہ کے وزیر مملکت جناب غیاث الدین پٹھان نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ پاکستان میں ایک ارب دس کروڑ روپے کے قرضے جاری کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں باہر سے ملنے والے قرضوں کی رقم ساڑھے چار کروڑ روپے سے زیادہ ہے۔ زرمبادلہ کے ضمن میں انہوں نے بتایا کہ اب تک ۱۱ کروڑ مالیت ڈالر کی آمدنی ہوئی ہے۔ جس کے بالمقابل ۳۶ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر خرچ ہوئے ہیں اس طرح ۲۵ کروڑ ۵۰ لاکھ کا خسارہ رہا ہے۔ حکومت نے ہدایات جاری کر دی ہیں کہ زرمبادلہ کے خرچ میں ہر طرح کفایت برتی جائے۔ ایک اور سوال کے جواب میں آپ نے بتایا کہ مہاجرین کے ڈاکخانہ کے حسابات منتقل کرنے کے لئے طے شدہ معاہدے کے مطابق رابطہ افسر قائم کرنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

وزیر صنعت سردار عبدالرب نشتر نے بتایا کہ سندھ کے پانی سے فائدہ اٹھانے کے متعلق پاکستان اور ہندوستان کے ماہرین کے درمیان واشنگٹن میں عالمی بنک نے جو بات چیت شروع کرائی تھی وہ ابھی تک ختم نہیں ہوئی ہے اگرچہ طرفین کے ماہرین بعض اصولی امور کے متعلق متفق ہو گئے ہیں۔ کوئلے کے وسائل کے متعلق انہوں نے بتایا کہ مغربی پاکستان میں ۹۰ لاکھ ٹن کوئلہ نکالا جا چکا ہے مشرقی پاکستان میں ایک جرمن ماہر نے کوئلے کے وسائل کا اندازہ کرنے کے لئے کھدائی کی ایک سکیم تیار کی ہے۔ حکومت اس سکیم کو عملی جامہ پہنانے پر غور کر رہی ہے۔

تونس میں تیرہ گھنٹے کا کرفیو نافذ کر دیا گیا!

تونس ۱۸ نومبر: تونس میں [illegible] کے مقام پر فسادات کے بعد ۱۳ گھنٹے کا کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ ان فسادات میں چار فرانسیسی سپاہی مارے گئے تھے۔ پولیس اور فوج کو حکم دے دیا گیا ہے کہ شام کے پانچ بجے سے کر صبح ۶ بجے تک سڑکوں پر جو آدمی چلتا ہوا نظر آئے اسے گولی مار دی جائے۔ جنوبی تونس کے اور بہت سے مقامات سے بھی فسادات کی اطلاع ملی ہے۔

مصر میں جنرل نجیب کی طرف سے مستعفی ہونے کی دھمکی

قاہرہ ۱۸ نومبر: مصر کے وزیر اعظم جنرل نجیب نے دھمکی دی ہے کہ اگر مصری اخباروں نے جھوٹی اور مبالغہ آمیز خبروں کی اشاعت نہ بند کی۔ اور عوام نے نئی حکومت کے ساتھ تعاون نہ کیا۔ تو میں استعفا دیدوں گا۔ انہوں نے مزید کہا ہے میں تنگ آ گیا ہوں۔ اور ہر اس شخص کے ساتھ کام کرنے کے لئے تیار ہوں جو ملک کی رہنمائی کے لئے آگے آنے پر آمادہ ہو۔ آخر میں انہوں نے ملکی مفاد پر زور دیتے ہوئے [illegible] ظاہر کیا کہ ہر اس شخص کو جانا پڑے گا۔ جو ملک کی فلاح و بہبود کے کاموں میں حکومت کے ساتھ تعاون کرنے کیلئے تیار نہیں ہے۔

شیخ عبداللہ کی کابینہ نے استعفا دیدیا

سرینگر ۱۸ نومبر: صدر حکومت کا چارج لینے کے بعد مقبوضہ کشمیر میں شیخ عبداللہ کی کابینہ نے استعفا دیدیا ہے۔ نئے صدر ریاست نے ان سے کہا ہے۔ کہ آئین کے مطابق جب تک نئی کابینہ نہ بن جائے وہ عارضی طور پر کام کرتے رہیں۔ نیشنل کانفرنس جس کی نام نہاد اسمبلی میں اکثریت ہے کل اپنا جلسہ منعقد کر رہی ہے۔ جس میں پارٹی لیڈر کا انتخاب کیا جائیگا۔ اس پارٹی لیڈر کو کابینہ مرتب کرنے کی دعوت دی جائیگی۔

تعطیل

۱۹ نومبر کو آخری چہار شنبہ کی وجہ سے چونکہ پریس بند رہیگا۔ اس لئے ۲۰ نومبر کا الفضل شائع نہ ہو سکے گا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔

لاکھوں روپے کے زائد کے ڈیفنس سیونگ سرٹیفکٹس

لاہور ۱۸ نومبر: پنجاب میں ستمبر کے مہینے میں ۵ لاکھ ۷ ہزار روپیہ کے ڈیفنس سیونگ سرٹیفکٹس خریدے گئے۔ اس معاملے میں راولپنڈی کا ضلع باقی تمام اضلاع سے بازی لے گیا۔ وہاں لوگوں نے ایک لاکھ ۴۴ ہزار روپے کے سرٹیفکٹ خریدے۔ ضلع لاہور دوسرے نمبر پر رہا جہاں ان کی خرید اسی پر ۶۷ ہزار روپیہ لگایا گیا۔

[illegible] کے اوقات حسب ذیل ہیں۔

(۱) صبح ۱۰ بجے سے ۱ بجے بعد دوپہر تک

(۲) ۳ بجے سہ پہر سے شام کے ۵ بجے تک

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

بہر حق داماں ز غیرش بر فشاند

ثانئے او نیست در بحر و برے

آں چراغش داد حق کش تا ابد

نے خطرے نے غم ز بادِ صرصرے

ترجمہ: خدا کے لئے خدا کے غیر سے اس نے اپنا دامن خالی کر دیا۔ تری اور خشکی میں اس کا کوئی ثانی نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس کو ایک ایسا چراغ دیا ہے۔ کہ ہمیشہ کے لئے اس چراغ کو کسی آندھی سے بجھنے کا کوئی خطرہ اور غم نہیں ہے۔ (براہین احمدیہ)

میاں امین الدین نئے عہدہ کا چارج لینے کیلئے کوئٹہ سے کراچی روانہ ہو گئے

کوئٹہ ۱۸ نومبر: سندھ کے نامزد گورنر میاں امین الدین اپنے نئے عہدہ کا چارج لینے کے لئے آج تیسرے پہر کوئٹہ سے کراچی روانہ ہو گئے۔ انہوں نے بلوچستان میں گورنر جنرل کے ایجنٹ کے طور پر اپنے موجودہ عہدے کا چارج بلوچستان کے ڈویژنل کمشنر کو دیا۔ کوئٹہ سے روانہ ہونے سے قبل ایک بیان میں انہوں نے کہا مجھے یقین ہے کہ سیاسی اور اقتصادی اعتبار سے بلوچستان کا مستقبل نہایت شاندار ہوگا۔ اپنے نئے تقرر کے متعلق آپ نے کہا۔ مجھے اپنی نئی ذمہ داریوں کا احساس ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی مدد اور سندھی عوام کے تعاون سے اپنے فرائض خاطر خواہ طریق سے سرانجام دے سکونگا۔ افسران بالا اور عوام نے اسٹیشن پر پہنچ کر پر خلوص طریق پر آپ کو الوداع کہا۔ ٹرین گاڑی روانہ ہونے سے قبل ۱۳ توپوں کی سلامی بھی دی گئی۔ سندھ کے قائم مقام گورنر کے طور پر آپ اپنے نئے عہدے کا کل چارج لیں گے۔

دولت مشترکہ کی کانفرنس میں وزیر اعظم آسٹریلیا کی شرکت یقینی نہیں ہے

کینبرا ۱۸ نومبر: ریڈیو آسٹریلیا نے اعلان کیا ہے کہ ابھی یہ فیصلہ نہیں ہوا ہے۔ کہ وزیر اعظم مسٹر منزیز دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں شریک ہونگے یا نہیں۔ ان کی صحت کے متعلق جو اعلان ہوا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ اب ان کی حالت بہتر ہوتی جا رہی ہے۔

شام کی عربی کتب کی نمائش

لاہور ۱۸ نومبر: مملکت شام کے ثقافتی مندوب جناب محمد امین المصری کے زیر اہتمام شامی کتب کی نمائش مینارڈ ہال فارمن کالج لاہور میں ۱۶ نومبر سے شروع ہے۔ اس کے کھلنے

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پرنٹنگ ورکس لاہور سے طبع کرا کر ۳۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

دس شرائط بیعت

احمدی نوجوانوں کو اپنے فرائض منصبی کا احساس دلانے اور ان کی اہمیت ظاہر کرنے کے لئے ضروری ہے کہ وہ شرائط بیعت کو ہر وقت اپنے سامنے رکھیں۔ اس مقصد کے پیش نظر شعبہ ہذا کی سال رواں کی سکیم میں دس شرائط بیعت کا ہر خادم کے لئے ازبر کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ لہٰذا قائدین و زعماء مجالس خدام الاحمدیہ سے استدعا ہے۔ کہ اپنی اپنی مجالس میں جلد سے جلد اس اہم فریضہ کی ادائیگی کی طرف توجہ دیں۔ اور خدام کو شرائط بیعت حفظ کرائیں اور وسط جنوری ۱۹۵۳ء میں خدام کا امتحان لے کر نتائج سے مرکز کو اطلاع دیں شرائط بیعت حسب ذیل ہیں:-

شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرلیوے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے۔ شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم - یہ کہ جھوٹ۔ زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم - یہ کہ بلاناغہ پانچ وقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنائے گا۔

چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی کو ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا۔ بہر حالت راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔

ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو اپنے اوپر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں للہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی جاتی ہو۔

(مہتمم تربیت و اصلاح)

خریداران مصباح کو ضروری اطلاع

دسمبر میں مصباح کا جلسہ سالانہ نمبر شائع ہونے کی وجہ سے ماہ نومبر کا پرچہ شائع نہیں ہو رہا۔ نیز مصباح کے لئے اہل قلم بزرگوں اور بھائیوں اور بہنوں سے مضامین ارسال کرنے کی درخواست ہے۔ مصباح کے لئے ہمیں ایجنٹوں کی بھی ضرورت ہے۔ جلسہ سالانہ نمبر جن احباب نے ریزرو کروانا ہو۔ وہ بھی جلد مطلع فرمادیں۔

(امۃ اللہ خورشید مدیرہ مصباح)

درخواست دعا

برادرم مسعود احمد صاحب کے متعلق کراچی سے مزید اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ان کا ایکسرے کرایا گیا ہے۔ الحمد للہ یہ شبہ کہ ان کے پتے میں پتھری ہے۔ دور ہو گیا ہے۔ اور علاج سے معدے کی درد میں بھی کچھ تخفیف ہے بخار اور نفخ عام طور پر رہتا ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

(خاکسار:- قاضی عبدالرحمٰن بی اے ناظر اعلےٰ ربوہ ۱۵/۱۱/۵۲)

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

(مسیح موعود علیہ السلام)

تحریک جدید کی پانچ ہزاری فوج کے مجاہد اپنے وعدے سو فیصدی پورا کرنے میں مصروف عمل ہیں۔ جماعتوں اور براہ راست وعدہ کرنیوالے مومنین کی طرف سے اطلاع آرہی ہے کہ وہ اپنے وعدہ کی رقم کو جو انہوں نے اپنی مرضی اور خوشی سے اللہ تعالےٰ کی رضاء کے لئے اپنے مقدس امام کے حضور آج سے قریباً ایک سال قبل پیش کیا تھا اسے ۳۰ نومبر سے قبل جو اس سال کی آخری تاریخ ہے۔ سو فیصدی پورا کرلیں۔ چنانچہ ایک دوست جن کا وعدہ معہ اہلیہ صاحبہ ۲۵۰/- روپے سال نمبر ۱۸ میں تھا اور وہ اب تک باوجود اس کوشش کے ابتدائے سال میں ہی ادا کردیں۔ کیونکہ گذشتہ سالوں بالعموم ابتدائے سال میں ہی ادا کرتے آئے ہیں۔ مگر اس سال حالات کی مجبوری سے نہ دے سکے۔ انہوں نے یہ رقم داخل فرمادی۔ ان کی قیمت معلوم ہوا ہے۔ کہ تحریک جدید کا چندہ ادا کرنے کی وجہ سے انہوں نے اپنی زمین فروخت کرکے وقت کے اندر وعدہ سو فیصدی پورا کردیا

جزاہ اللہ احسن الجزاء

دوستوں کو چاہیئے کہ اس سال کی تحریک کا مطالبہ بہر حال ۳۰ نومبر سے پہلے ادا ہونا چاہیئے۔

عہدہ داران اور براہ راست وعدہ کرنیوالے احباب کی اطلاع کیلئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے۔ جن جماعتوں کے وعدے ابھی سو فی صدی نہیں ہوئے۔ یا وہ احباب جو براہ راست وعدے کرتے ہیں۔ مگر ان کے وعدوں کے پورا ہونے میں بھی کچھ کسر ہے۔ ان کو ایک چٹھی کے ذریعہ لفافہ پر ان کا وعدہ اور وصولی درج کرکے اطلاع کی جاری ہے تا عہدہ دار اور احباب اس قلیل ترین عرصہ میں توجہ فرمادیں۔ اور ایسی جماعتوں کے نام حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کرکے اخبار میں بھی شائع کردیئے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ

ضرورت ٹریکٹ

چند سال گذرے کہ خاکسار نے ایک ٹریکٹ ختم نبوت کے متعلق شائع کیا تھا۔ جس میں خاتم کے لفظ کے مرکب اضافی ہونے کی صورت میں چالیس مثالیں دی گئی تھیں۔ یہ ٹریکٹ بعد ازاں اخبار الفضل میں بھی شائع ہوگیا تھا۔ جس دوست کے پاس وہ ٹریکٹ ہو ارسال فرماکر ممنون فرمائیں۔ اگر اخبار کا حوالہ معلوم ہو تو اسی سے آگاہ فرمائیں۔

(ابوالعطا جالندھری۔ احمد نگر۔ ضلع جھنگ)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۵۲ء

ہمارا سالانہ اجتماع

ہمارا جلسہ سالانہ بہت قریب آ رہا ہے۔ صرف ایک مہینہ باقی رہ گیا ہے۔ کہ احباب قافلہ در قافلہ اپنے دینی عظیم الشان اجتماع میں شمولیت کے لئے گھروں سے نکل پڑیں گے۔ اور ان برکات اور فیوض کے حصول کے لئے بیتاب ہوں گے۔ جو اس مقدس سالانہ اجتماع کے ساتھ وابستہ ہیں۔ احباب کو معلوم ہے۔ کہ اس مقدس سالانہ اجتماع کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دستِ مبارک سے رکھی تھی۔ اس لحاظ سے اس کی وقعت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ اور اس کو کامیاب بنانا ہر احمدی دوست کا فرض اولین ہے۔ کیونکہ یہ کوئی معمولی جلسہ نہیں ہے۔

اس مقدس اجتماع کی بے شمار برکات کو احباب اچھی طرح محسوس کرتے ہیں۔ سال میں ایک دفعہ اپنے مرکز پر جمع ہو کر کثیر تعداد میں احباب کا اپنے معبودِ حقیقی کے سامنے سجدہ ریز ہونا ہی ایک ایسی نعمتِ عظمیٰ ہے۔ کہ جس کی قیمت دنیا کی کسی جنس میں ادا نہیں ہو سکتی۔ پھر دنیا کی آلائشوں سے خالی الذہن ہو کر ایک مقدس فضا میں چند روز زندگی بسر کرنے کا موقعہ اور علمائے سلسلہ کی تقاریر سے مستفید ہونا بھی ایسی برکات ہیں۔ کہ جن کا بدل ممکن نہیں۔ سب سے بڑھ کر اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی زیارت اور حضور ایدہ اللہ کی پر معارف باتیں ایسی نعمت ہیں۔ کہ جن کو کھونا کوئی احمدی گوارا نہیں کر سکتا۔

احباب جانتے ہیں۔ کہ اتنے عظیم اجتماع کے لئے اخراجات بھی بہت زیادہ چاہئیں۔ رہائش اور لنگروں کا انتظام بغیر کثیر اخراجات کے باحسن وجوہ ممکن نہیں۔ اس لئے احباب کا فرض ہے۔ کہ وہ جلد از جلد چندہ جلسہ سالانہ اپنی جماعت کے محاسب کو ادا کر دیں۔ اور اس میں ذرا کوتاہی نہ کریں۔ احباب جانتے ہیں۔ کہ جماعت آجکل کن حالات میں سے گزر رہی ہے۔ ایسی صورت میں مافوق العادت قربانیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ احباب اپنے اس فرض سے سبکدوش ہونے کے لئے فوری اقدام کریں گے۔ اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ میں شمولیت کریں گے۔ اور اپنے ہمراہ متاثر احباب کو بھی لائیں گے۔

دینی فرقوں کے حقوق و فرائض

وزیر داخلہ جناب مشتاق احمد گورمانی نے پاکستان پارلیمان میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ

مرکزی حکومت نے فرقہ وارانہ اختلافات اور ایجیٹیشن وغیرہ کے متعلق صوبائی حکومتوں کو اپنے خیالات سے آگاہ کر دیا ہے اس ضمن میں مرکزی حکومت کے موقف کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ

"کسی فرد یا فرقہ کے جائز حقوق پر نامناسب پابندی عائد نہیں ہونی چاہیئے۔ ہر فرقہ اپنے معاملات میں آزاد ہے۔ لیکن اس حد تک کہ امن عامہ میں خلل نہ پڑے۔ حکومتوں کو چاہیئے کہ تمام فرقہ وارانہ معاملات اور تنازعات میں پوری غیر جانبداری اور مضبوطی کے ساتھ کارروائی کریں"۔

ہماری دانست میں جناب وزیر داخلہ نے کافی وضاحت سے بیان فرما دیا ہے۔ کہ ملک میں جو مختلف دینی فرقے ہیں۔ حکومت کی نظر میں ان کے حقوق و فرائض کیا ہیں۔ اور ان حقوق و فرائض کی نگہداشت مقامی حکومتوں کو کس طریق سے کرنی چاہیئے۔ اور فرقہ وارانہ ایجیٹیشن کو روکنے کے لئے مقامی حکومتوں پر کیا فرض عاید ہوتا ہے۔

ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ پنجاب میں مودودیوں احراریوں اور اخبار زمیندار کے مدیر مسئول نے جماعت احمدیہ کے خلاف جو تخویف و ترہیب کی مہم جاری کر رکھی ہے۔ اور مجلس عمل کے نام سے جو چند سابقہ کانگرسی علماء نے ملک کے طول و عرض میں کانفرنسوں کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے وہ نہ صرف یہ کہ ملک کی ایک وفادار امن پسند جماعت کے لئے خطرناک صورت اختیار کر رہا ہے۔ بلکہ یقیناً ملک کے امن کے لئے بھی ایک خطرناک چیلنج ہے۔

ہمیں امید ہے کہ ہماری حکومت جناب وزیر داخلہ کی تصریحات کی روشنی میں جماعت احمدیہ کے خلاف اس ناجائز ایجیٹیشن کو جو بعض عناصر جاری کئے ہوئے ہیں۔ اور عوام کو جگہ بجگہ اشتعال انگیز تقریروں اور تحریروں سے بھڑکا رہے ہیں روکنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرے گی۔

حقیقت یہ ہے۔ "تحفظ ختم نبوت" محض ایک ڈھکوسلا ہے۔ جس کی آڑ لے کر یہ شورش پسند عناصر ملک کی فضا کو خراب کر رہے ہیں۔ یہ لوگ جماعت احمدیہ پر سراسر غلط اور جھوٹے الزامات لگا کر بھولے بھالے عوام کو جو حقیقت حال کو سمجھ نہیں سکتے۔ جماعت کے خلاف برانگیختہ کر رہے ہیں۔ یہ لوگ بڑے بڑے شہروں میں جماعت احمدیہ کے خلاف بقول خود بڑے بڑے مجمعوں میں ایک طرف ایسی اشتعال انگیز تقریریں کرتے ہیں۔ جن سے عوام بھڑک اٹھیں اور دوسری طرف ایک ہی سانس میں انہیں پر امن رہنے کی دبی زبان سے تلقین فرماتے ہیں۔ اس منافقانہ طریق کو جلد از جلد ختم ہونا چاہیئے۔ اور ان موقعہ پرست مولویوں کے منہ میں جتنی جلد ہو سکے لگام دینا چاہیئے۔ ورنہ ہمیں ڈر ہے۔ کہ احمدیوں کو تو جو نقصان ہوگا ہوگا۔ ملک میں یہ لوگ ایسی آگ کے شعلے بھڑکا دیں گے۔ کہ جس پر پھر حکومت کی مشینری قابو نہیں پا سکے گی۔

"آزاد" "تسنیم" اور "زمیندار" میں ان کانفرنسوں کی روئید ادیں جو لائل پور۔ راولپنڈی۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ جہلم۔ شیخوپورہ۔ سرگودھا وغیرہ مرکزی شہروں میں پچھلے چند دنوں میں منعقد ہوئی ہیں۔ پڑھ کر کوئی حکومت مطمئن ہو کر نہیں بیٹھ سکتی۔ جب تک وہ اس بد امنی کو عام کرنے والی سرگرمیوں کا انسداد نہ کرے۔ اس لئے ہمیں واثق امید ہے۔ کہ حکومت ان شورش پسند عناصر کا کماحقہٗ قلع قمع کر کے ملک کے امن کو برباد ہونے سے محفوظ کرے گی۔

ملک و قوم کی پستیٔ اخلاق

لاہور میں پولیس نے ڈیڑھ سو کے قریب ایسی لڑکیاں برآمد کی ہیں۔ جن کو بدمعاشوں کا گروہ دھوکہ اور فریب سے لا کر دوسرے بدمعاشوں کے پاس فروخت کرتے رہے ہیں۔ یہ لڑکیاں جو برآمد کی گئی ہیں۔ زیادہ تر صوبہ سرحد سے تعلق رکھتی ہیں۔ بہت سی لڑکیاں ریاست سوات کی رہنے والی ہیں۔ ایسی لڑکیاں صرف لاہور میں سے برآمد نہیں ہوئیں۔ بلکہ سیالکوٹ راولپنڈی وغیرہ دوسرے بڑے بڑے شہروں سے بھی برآمد کی جا رہی ہیں۔ اور نہ معلوم کتنی لڑکیاں ہیں جن کو بدمعاشوں نے خبر پا کر ادھر ادھر کر دیا ہوگا۔

یہ انکشاف درحقیقت ملک و قوم کی پستیٔ اخلاق پر شاہد ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ ہمارے ملک میں بد اخلاقی کس طرح بڑھ رہی ہے۔ اس کی عارضی وجوہات خواہ کچھ بھی ہوں حقیقت یہ ہے۔ کہ اس کی بنیادی وجہ یہی ہے۔ کہ مسلمان کہلانے والے گھرانوں میں دین کا چرچا بہت کم ہو گیا ہے۔ اور ہمارے علماء اور دین کے اجارہ دار بجائے اس کے کہ وہ معاشرہ کی اصلاح کی طرف توجہ دیں۔ دوسرے اشغال میں مصروف ہیں۔ دوسری طرف سینما اور ریڈیو بھی بڑی حد تک اس کا ذمہ دار ہے۔ جس کی طرف حکومت کو فوری توجہ مبذول کرنی چاہیئے۔

پاکستان اس لئے حاصل کیا گیا ہے۔ کہ یہاں ہم اسلامی زندگی کا صحیح نمونہ قائم کر کے دکھائیں گے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ ہماری حکومت اور ہمارے علماء اس طرف بہت کم توجہ دے رہے ہیں۔ دونو اسکی ذمہ داری ایک دوسرے پر ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حکومت کہتی ہے کہ یہ علماء کا کام ہے۔ دوسری طرف علماء حکومت کو موردِ الزام ٹھیرا رہے ہیں۔ حالانکہ دونوں کا ہی یہ فرض ہے۔ کہ اپنے اپنے اختیارات اور امکانات کے مطابق معاشرہ کی اصلاح کریں۔

حکومت کو چاہیئے۔ کہ وہ اس حادثہ سے سبق لے۔ اور ملک میں ایسے مواقع کم سے کم کرنے کی کوشش کرے۔ جن کی وجہ سے ملک کی اخلاقی حالتوں پر برا اثر پڑتا ہو۔ اور ہمارے علماء کا فرض ہے۔ کہ وہ ایک طرف تو اپنی توجہ عوام کی اخلاقی اصلاح کی طرف مبذول کریں۔ اور دوسری طرف بجائے حکومت سے اقتدار کی گدی چھیننے کی کوششوں کے اس کو ایسے مشورے دیں۔ جو معاشرہ کی اصلاح کے موید ہوں۔

چندہ جلسہ سالانہ

ہمارا جلسہ سالانہ انشاء اللہ تعالےٰ دسمبر ۱۹۵۲ء کے آخری ہفتہ میں ربوہ دار الہجرت میں منعقد ہوگا جلسہ سالانہ کے چندہ کو ایک لازمی چندہ قرار دیا گیا ہے۔ اور اس کی شرح ایک ماہ کی آمد کا $\frac{1}{10}$ حصہ مقرر ہے۔ اگر یہ چندہ جلسہ سالانہ سے قبل ادا کر دیا جائے۔ تو جلسہ سالانہ کے انتظامات سہولت سے ہو سکتے ہیں۔

جلسہ سالانہ میں اب قریباً ڈیڑھ ماہ رہ گیا ہے۔ آج کل چندہ جلسہ سالانہ فراہم ہو رہا ہے۔ آپ بھی جلسہ سے قبل اپنے ذمہ کا چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما دیں۔ تاکہ اس جلسہ سالانہ کے انعقاد میں آپ کا بھی حصہ ہو۔ جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کے منشاء کے مطابق قائم کیا۔ اللہ تعالےٰ آپ کو توفیق بخشے آمین۔

(نظارت بیت المال)

درخواست دعا

میرے بھائی صاحبزادہ میجر محمد ہاشم صاحب کی بیگم صاحبہ عارضہ نمونیہ چند دن سے بیمار اور ملٹری ہسپتال کوئٹہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے مریضہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

صاحبزادہ ہبۃ اللہ احمدی سرائے نورنگ ضلع بنوں

شذرات

دیوبندی مسلمانوں کے لئے لمحہ فکریہ

دیوبندی مسلک کے ایک مشہور عالم نے حضرات دیوبندیہ معتقدین مولانا حسین علی کے نام ایک کھلا خط شائع کیا ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں:۔

"ہمارے سامنے دو مسئلے ہیں مسئلہ توحید و شرک اور مسئلہ رد مرزائیت خدارا غور فرمایئے کہ رد مرزائیت اپنی جگہ پر صحیح سہی۔ مگر کیا ہمیں توحید کو تعاون اہل شرک و بدعت پر قربان کر دینا چاہیئے۔ اور ان بریلوی حضرات سے گٹھ جوڑ کرنا چاہیئے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے رئیس احمد رضا خان نے ہمارے اسلاف دیوبندیہ پر کفر کا فتوے لگایا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو سیال شریف گولڑہ پاک پٹن وغیرہ کی مزاروں پر صبح و شام سجدہ کرتے ہیں۔ حضرات پھر توجہ دلاتا ہوں۔ کیا یہ وہی لوگ نہیں جو اس شرک میں مبتلا ہیں۔ جس کی تردید کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر مبعوث کی گئی۔"

پھر لکھتے ہیں:۔

"اگر مرزائی اس وجہ سے کافر بن سکتے ہیں کہ انہوں نے ایک انسان میں وہ صفات اور کمالات ثابت کئے۔ جو قریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار انسانوں میں پہلے سے پائے جاتے ہیں۔ تو یہ لوگ تو ہزاروں انسانوں میں خدائی صفات ثابت کرتے ہیں یقیناً مشرک ہیں"۔

آخر میں لکھتے ہیں:۔

"اگر یہ لوگ برسر اقتدار آ گئے تو محمد بن عبد الوہاب۔ اسماعیل شہید محمد بن نانوتوی رحمۃ اللہ علیہم تو ان کے ہاتھ نہ لگیں گے۔ ہم ہی ہیں جو ان کی گولی کا اولین نشانہ بنیں گے"

(مکتوب بنام علماً)

ہم دیوبندی حضرات اور بالخصوص مولانا حسین علی صاحب کے معتقدین سے دردمندانہ اپیل کریں گے کہ وہ ٹھنڈے دل و دماغ اور پوری سنجیدگی سے غور فرمائیں کہ وہ جماعت احمدیہ کی مخالفت میں کیا کر رہے ہیں؟

احراریوں کی مسلم لیگ سے غداری

شیخ حسام الدین نے کہا ہے:۔

"ہم نے پانچ سال پہلے سیاست سے علیحدگی اختیار کی۔ لوگوں نے کہا یہ سٹنٹ ہے۔ لیکن خدا کے فضل سے ہم نے گزشتہ انتخابات میں اپنی دیانت کا ثبوت دیا"۔ (آزاد ۲۶ ر اکتوبر ۱۹۵۲ء)

ماسٹر تاج الدین انصاری نے صدر مجلس احرار ہونے کی حیثیت سے مسلم لیگ کو یقین دلایا۔

"مجلس نے اپنا مذہبی اخلاقی اور قومی و ملکی فریضہ سمجھتے ہوئے یہ فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ ہم اپنا سیاسی پلیٹ فارم ملک و قوم کی واحد نمائندہ جماعت مسلم لیگ کے سپرد کر دیں"۔

(آزاد ۲۶ ر دسمبر ۱۹۵۰ء)

اس فیصلہ کی روشنی میں صدر مجلس احرار پنجاب نے اعلان کیا کہ:۔

"مجلس احرار کا کوئی کارکن عصمت اللہ اور مقبول مرزائی کی سیٹ کے علاوہ کسی نشست پر مسلم لیگ کی مخالفت نہ کرے"

(آزاد کیم مارچ ۱۹۵۰ء)

اس فیصلہ پر احراریوں نے کس طرح عمل کیا؟ اس کا اندازہ اخبار پیام (گجرات) کے مندرجہ ذیل الفاظ سے بخوبی لگ سکتا ہے۔

"توقع کی جا سکتی تھی کہ اپنے اعلان کے مطابق مجلس احرار مسلم لیگ سے تعاون کرے گی۔ لیکن مسلم لیگ کی حمایت کا اعلان کرنے کے باوجود انہوں نے صوبہ بھر میں مختلف بہانے تراش کر مسلم لیگی امیدواروں کی مخالفت کی"۔

مجلس احرار کے سالار صوبہ محمد سرور نے ان دنوں جو ڈرامہ کھیلا اس کا ذکر کرتے ہوئے اخبار مذکور لکھتا ہے

"محمد سرور احراری شب و روز لیگ کی علانیہ مخالفت میں مشغول تھا اور مسلم لیگ مردہ باد آزاد پاکستان پارٹی زندہ باد مسلم لیگ توڑ دو وغیرہ کے شرمناک نعرے بازاروں اور سڑکوں پر لگاتا پھرتا تھا"۔ (اخبار پیام ۴ ر مارچ ۱۹۵۱ء)

جن لوگوں کا دامن عصمت و دیانت ملک و ملت کی واحد نمائندہ جماعت سے غداری کے باوجود تار تار نہیں ہو سکا۔ انہیں اپنی دیانتداری وفاپسندی اور راستبازی پر بھی ناز نہ ہو تو آخر کس پر ہو؟

آخری نبی

مولانا محمد منظور صاحب نعمانی نے "فتنہ مرزائیت" کے عنوان سے ایک مضمون سپرد قلم کیا ہے۔ جس میں آپ لکھتے ہیں:۔

"جو شخص دین کا کچھ بھی علم رکھتا ہے۔ وہ یہ ضرور جانتا ہے کہ ختم نبوت کا عقیدہ خاتم النبیین کے حروف الفاظ نہیں بلکہ یہ حقیقت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ اور اب کوئی نیا نبی قیامت تک مبعوث نہیں ہوگا ضروریات دین میں سے ہے"۔ (آزاد ۲۶ ر اکتوبر ۱۹۵۲ء)

مولانا شبیر احمد عثمانی مرحوم کے نزدیک ختم نبوت کا اصل مقصود یہ ہے کہ:۔

"اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے کہ دنیا میں درحقیقت دو ہی قومیں اور دو ہی ملتوں کا وجود ہے ایک قومیت اسلامیہ جو دین و شریعت محمدیہ پر مؤسس ہے اور دوم قومیت غیر اسلام جو شریعت محمدیہ کی جامعیت کاملیت حاکمیت اور خاتمیت کے انکار پر قائم ہے اور یہی مطلب الکفر ملۃ واحدۃ و انہ لانبی بعدی کی تعلیم نبوی کا اور یہی مقصود قرآن پاک کی آیت وکذالک جعلناکم امۃ وسطاً کا" (ہمارا پاکستان مطبوعہ ہاشمی بک ڈپو لاہور صلہ)

ثابت ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا حقیقی مطلب یہ ہے کہ حضور کی لائی ہوئی شریعت سب سے آخری جامع اور [illegible] شریعت ہے اور جو شخص اس بات کا معتقد ہے وہ تو [illegible] اسلامیہ [illegible]

[illegible] ثابت [illegible] ہے۔ [illegible] نہیں [illegible] جو شریعت محمدیہ [illegible] کاملیت جامعیت اور خاتمیت [illegible] دعوت دیتے ہوئے یہ آواز بلند کرے کہ:۔

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا
کس سے اس نور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ
وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا

اس کی معقولیت صرف اسی وقت تسلیم کی جا سکتی ہے۔ جب یہ ثابت کر دیا جائے کہ ہر نبی کے لئے ضروری ہے کہ نئی شریعت لائے۔

مگر کون ہے جو جرأت کر کے کہہ سکے کہ جس طرح ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر مبعوث ہوئے تھے اسی طرح ایک لاکھ چوبیس ہزار شریعتیں بھی نازل ہوئیں۔

احراری تحریک کا جنازہ نکل گیا

مولوی داؤد غزنوی نے گجرانوالہ میں کہا:۔

"مرزائی بے حد منظم ہیں۔ ان کے بے پناہ وسائل ہیں۔ ان کے پاس کروڑوں روپیہ ہے۔ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب سے لے کر ایک مرزائی چپڑاسی تک ایک نظام میں منسلک ہیں۔ ان کی ایک حرکت ہے ایک آواز ہے۔ ایک جذب ہے ایک جوش ہے ان کا ایک لیڈر ہے"۔

(زمیندار ۵ ر اکتوبر ۱۹۵۲ء)

اب ذرا احراریوں کی حالت ملاحظہ ہو۔ ایڈیٹر "آزاد" لکھتے ہیں:۔

"کچھ عرصہ سے ان کی تنظیمی کیفیت دگرگوں ہو گئی ہے۔ آج جماعت کا دفتری ڈھانچہ تو قائم ہے۔ مگر فعالیت و قربانی اور حرکت و زندگی کی روح مفقود ہے"۔

(آزاد ۲۶ ر اکتوبر ۱۹۵۲ء)

کیا یہ خدا تعالےٰ کا چمکتا ہوا نشان نہیں کہ احمدیت کے خلاف پوری قوت و طاقت سے ابھرنے والی احراری تحریک کا تو جنازہ نکل چکا ہے۔ لیکن خدا کی جماعت اس کے فضل و رحم سے زندہ ہے۔ اور مخالفت و عناد کی ننگی تلواروں میں زندہ ہے۔

بے بنیاد دعوے

شیخ حسام الدین نے یہ بے بنیاد دعوے کیا ہے کہ ہم نے انگریزوں سے ٹکر لی مرے بھی کٹے بھی زخمی بھی ہوئے مگر پیچھے نہیں ہٹے۔

(آزاد ۲۶ ر اکتوبر ۱۹۵۲ء)

چوہدری افضل حق مفکر احرار نے مجلس احرار [illegible] کے متعلق وضاحت کرتے ہوئے کہا تھا:۔

"جہاں تک [illegible] وقت [illegible] حکومت سے متصادم نہیں ہے [illegible] وہاں وہ مذہبی یا سیاسی اختلافات کی بناء پر بھی کسی فرقہ یا جماعت [illegible] متصادم نہیں (خطبات [illegible])

شیخ صاحب بتائیے جب آپ نے [illegible] حکومت میں ہی حکومت کے [illegible] دینے کا اعلان کر دیا تھا تو [illegible] لینے مرنے یا زخمی ہونے کا [illegible] بھلا کہاں کی دیانت ہے؟

احراریوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ نہ تو وہ اپنی شجاعت کے ترانے گا گا کر مسلمانوں کو دام تزویر میں پھنسا سکتے ہیں اور نہ احراریت کی متعفن اور بدبودار لاش کو ہی از سر نو زندہ کر سکتے ہیں۔

مسلمانوں کو سلطنتِ برطانیہ کا جزو لاینفک سمجھنے والے "مولانا" ظفر علیخاں کی طرف سے

انگریزوں کی امداد و اعانت کے لئے ساڑھے تین کروڑ روپے کی اپیل

آج سے بیالیس سال قبل کے "زمیندار" کا ایک تاریخی اقتباس

مسعود احمد

ایک زمانہ میں "مولانا" ظفر علی خان علی الاعلان کہا کرتے تھے کہ دینداری کا تقاضہ یہی ہے کہ انگریزوں کی دوستی اور خیر خواہی کا دم بھرا جائے۔ ان کی حکومت کو اولی الامر اور شاہ برطانیہ کو ظل اللہ قرار دیا جائے۔ ان کی سلطنت کو دوام بخشنے کے لئے مسلمانوں کا خون پسینہ ایک ہو۔ اور وہ "مولانا" ظفر علی خاں کے ایک اشارے پر انگریزوں کے قدموں میں زر و جواہر کے انبار لگا دیں۔ تاکہ اس فراہم کردہ دولت سے برطانیہ ایک جنگی جہاز خرید کر اپنے بیڑے کو اور زیادہ مضبوط بنا سکے۔ اور جنگ عظیم میں اپنے دشمنوں پر فتح حاصل کرنا اس کے لئے آسان ہو جائے۔ — آج یہ باتیں بعید از قیاس معلوم ہو سکتی ہیں۔ لیکن ذیل کے مضمون میں خود "مولانا" ظفر علی خاں کی ایک پرانی تحریر کا اقتباس مطالعہ کیجئے اور دیکھئے کہ زمیندار جب بدلنے پر آتا ہے۔ تو کس طرح رنگ بدلتا ہے۔

"مولانا" اختر علی خاں ایڈیٹر روزنامہ زمیندار نے مجلس عمل کے نام پر ایک کروڑ روپے کی اپیل کی ہوئی ہے۔ اس اپیل کے جواب میں کتنا روپیہ اکٹھا ہوا؟ اس سے ہمیں سروکار نہیں۔ یہ مولانا اور ان کی مجلس عمل کا ذاتی معاملہ ہے۔ وہ جانیں اور ان کا کام۔ البتہ ایک کروڑ روپے کی اپیل سے ہمیں "مولانا" ظفر علی خاں کی ایک اپیل یاد آگئی۔ یاد بخیر یہ اس زمانہ کی بات ہے۔ کہ جب "مولانا" ظفر علی خاں کے نزدیک ختم نبوت کا تحفظ سرکار برطانیہ کی امداد و اعانت کے ساتھ وابستہ تھا۔ بیٹے نے تو صرف ایک کروڑ روپے کی اپیل کی ہے۔ والد "بزرگوار" نے خدا جھوٹ نہ بلوائے ساڑھے تین کروڑ روپے کی اپیل کی تھی۔ اور وہ بھی سرکار برطانیہ کا پیٹ بھرنے کے لئے۔ آج "مولانا" اختر علی خاں انگریز دشمنی کا ڈھول پیٹنے کے باوجود برٹش کونسل کے خرچ پر برطانیہ کی سیر کرنے اور مفت کا کھانے پینے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے۔ ایک زمانہ تھا۔ کہ خود "بڑے مولانا صاحب" بھی علی الاعلان کہا کرتے تھے۔ کہ دینداری کا تقاضا یہی ہے۔ کہ انگریزوں کی دوستی اور خیر خواہی کا دم بھرا جائے۔ ان کی حکومت کو اولی الامر اور سایہ خداوندی قرار دیا جائے۔ اس کو دوام بخشنے کے لئے مسلمانوں کا خون پسینہ ایک ہو۔ اور مسلمان "مولانا" ظفر علی خاں کے ایک اشارے پر انگریزوں کے قدموں میں زر و جواہر کے انبار لگا دیں۔ چنانچہ ۱۹۱۱ء میں "مولانا" ظفر علی خاں نے ساڑھے تین کروڑ روپے کی اپیل کی کس لئے؟ اس لئے کہ:-

ہندوستان کے مسلمان اپنی وفاداری اور جاں نثاری کا ثبوت دینے کے لئے ایک جنگی جہاز خرید کر برطانیہ کو بطور نذر پیش کریں۔ تاکہ برطانیہ کا بیڑہ مضبوط ہو۔ اور وہ جنگ چھڑنے پر اپنے دشمنوں کو نیچا دکھا سکے۔

آج یہ باتیں جبکہ "مولانا" ظفر علی خاں اور اختر علی خاں گرگٹ کی طرح رنگ بدل چکے ہیں۔ غلط نظر آ سکتی ہیں۔ لیکن ذرا زمیندار کے پرانے فائل اٹھا کر دیکھئے۔ تو آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ دنیا میں کیسے کیسے بگلا بھگت موجود ہیں۔ اور وہ بلیاں جو آج حج کو جا رہی ہیں۔ ایک نہ دو خود اپنے ہی قول کے مطابق نو نو سو چوہے کھا کر ہوتی ہوئی ہیں۔ آیئے ہم آپ کو آج سے بیالیس سال قبل کا زمیندار پڑھوائیں۔ آج اپنے آپ کو اور اپنے خاندان کو انگریزوں کا سب سے بڑا دشمن ظاہر کرنے والے "مولانا" ظفر علی خاں "بقائمی ہوش و حواس" (اس لئے کہ سن یہ قصہ ہے جب کہ آتش جوان تھا) تحریر فرماتے ہیں:-

"جب ہم حیدر آباد دکن میں تھے تو ہماری طرف سے ایک تجویز اس مضمون کی اخبارات میں شائع ہوئی تھی۔ کہ مسلمانان ہندوستان بلحاظ اس محبت و عقیدت کے جو انہیں تاج انگلستان کے ساتھ ہے۔ ایک ڈریڈ ناٹ انگلستان کے بیڑے کو پیش کریں یعنی ساڑھے تین کروڑ روپیہ جو اس وضع کے ایک جنگی جہاز کی قیمت ہوتی ہے۔ مسلمانانِ ہند بطور چندہ فراہم کر کے انگلستان کے امارتِ بحری کے حضور میں اس استدعا کے ساتھ پیش کریں۔ کہ اس سے ایک جنگی جہاز بنوا لیا جائے۔ یہ تجویز اس وقت بلا لحاظ اس خوفناک رقابت کے جس کا قعرِ تیرہ و تاریک انگلستان اور جرمنی کے درمیان حائل ہے۔ محض اس خیال سے پیش کی گئی تھی کہ انگلستان کے بیڑے میں مسلمانانِ ہند کا ایک جنگی جہاز زندہ و پائندہ یادگار اس مضبوط رشتہ کی رہے گا۔ جس نے ان کو سلطنتِ برطانیہ کا جزو لاینفک بنا رکھا ہے۔ اور جس طرح خشکی پر وہ اپنے بادشاہ کے لئے خون بہانے کے لئے تیار ہیں۔ اسی طرح تری پر بھی وہ سلطنت کی حفاظت میں اپنا خون پسینہ ایک کرتے ہوئے نظر آئیں۔ جس کی نشانی ان کا "ڈریڈ ناٹ" ہو"

(زمیندار ۲ نومبر ۱۹۱۱ء)

پھر کھیدی روزنامہ زمیندار کے اس اقتباس کو بار بار پڑھئے۔ اس کی ایک ایک سطر میں سرکار برطانیہ کی خیر خواہی اور جاں نثاری کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ جو اس امر پر گواہ ہے کہ ایک زمانہ میں:-

- "مولانا" ظفر علی خان شاہ انگلستان کے لئے تشکی پر خون بہانے کے لئے تیار تھے۔
- "مولانا" ظفر علی خان چاہتے تھے کہ مسلمان اسی طرح سرکار برطانیہ کی حفاظت میں تری پر بھی اپنا خون پسینہ ایک کرتے ہوئے نظر آئیں۔
- "مولانا" ظفر علی خان کا ایمان تھا۔ کہ مسلمان سلطنت برطانیہ کا جزو لاینفک ہیں۔
- "مولانا" ظفر علی خان کی یہ دلی خواہش تھی۔ کہ مسلمانوں اور انگریزوں میں محبت و عقیدت کا جو مضبوط رشتہ قائم ہے۔ اس کے پیش نظر مسلمان اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ کاٹ کر ساڑھے تین کروڑ روپیہ اکٹھا کریں۔ جو سرکار برطانیہ کی خدمت میں بطور نذر پیش کیا جائے۔
- "مولانا" ظفر علی خان کے نزدیک یہ بھی ضروری تھا کہ اس مضبوط رشتہ محبت و عقیدت کی زندہ و پائندہ یادگار قائم کی جائے۔ جو انگریزوں کی فوجی قوت کو بڑھانے کے سوا اور کسی شکل میں قائم نہ ہو سکتی تھی

اللہ اکبر! یہ وہی تاج برطانیہ اور سرکار انگلشیہ کے پرانے مدح سرا اور قصیدہ خوان ظفر علی خان ہیں۔ جو آج یہ ڈینگ مارتے بیٹھے ہیں۔ کہ گویا انگریز دشمنی گھٹی میں پڑنے کے باعث رگ رگ میں رچی ہوئی ہے۔ یہ زمیندار "مولانا" کیسے ہی عزیز ہے۔ لیکن یہ دیکھ کر انہیں قلق ضرور ہوتا ہوگا۔ کہ کمبخت نے برطانیہ کی خیر خواہی و جان نثاری کے اس دور کی یاد کو بھی آج کے دم تک زندہ رکھا ہوا ہے۔ لیکن خیر ایک بات صاف ہو گئی۔ اور وہ یہ کہ جب باپ کی وفاداری و جانثاری کا یہ عالم ہے۔ تو پھر اگر اختر علی خان باپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے برٹش کونسل کے خرچ پر لندن کے طواف اور برطانیہ کی سیر کر آئیں تو اس میں حرج ہی کیا ہے۔

یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ "مولانا" ظفر علی خان نے صرف اپیل کرنے پر ہی اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ پوری دلسوزی اور جانفشانی سے مسلمانوں کو مسلسل اس بات پر آمادہ کرتے رہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح یہ رقم فراہم کر کے برطانوی بیڑے میں جلد از جلد ایک جنگی جہاز کا اضافہ کریں۔ اس کے لئے انہوں نے بڑی بڑی دلیلیں دیں۔ چندے کی فراہمی کے لئے عجیب عجیب تجویزیں اختراع فرمائیں۔ اور انہیں

(باقی صفحہ ۷ پر)

"زمیندار سرکارِ برطانیہ کے وجود کو آیۂ رحمت سمجھتا ہے"

"زمیندار" سرکار انگریزی کا سچا خیر خواہ اور وفادار ہے۔ اور اس وفاداری کی تہ میں اسکی کوئی ذاتی غرض مخفی نہیں۔ نہ اسے خطاب حاصل کرنے کی آرزو ہے۔ نہ اس کا ایڈیٹر کونسل کی امیدواری کا دیوانہ ہے۔ نہ میونسپل کمشنری کی عزت کا خبط اس کے سر پر سوار ہے۔ اسے کبھی اس بات کا خیال بھی نہیں ہوا۔ کہ جھوٹی سچی باتیں بنا کر ...... حکام وقت کو دھوکا دینے کی جرأت کرے۔ وہ گورنمنٹ کا وفادار و خیر سگال ہے تو صرف اس لئے کہ وہ ہندوستان میں سرکار انگریزی کے وجود کو آیۂ رحمت سمجھتا ہے۔" (زمیندار ۱۲ نومبر ۱۹۱۱ء)

حجابِ معاصرت

(۳)

(از مکرم ملک احمد حسن صاحب لاہور)

حضرت امام حسینؓ

غور کیجئے واقعہ کربلا کے زمانے میں ایک تو وہ لوگ تھے جو امام کے ساتھ تھے اور جنہوں نے آپ کے ساتھ مل کر مسافرت۔ بھوک۔ پیاس اور بالآخر موت کی شدت اور سختی برداشت کی۔ لیکن ان کی تعداد زن مرد اور بچوں سمیت اڑھائی تین سو سے زیادہ نہ تھی اور ان ہی کے زمانے کے ایک لوگ وہ بھی تھے جو امام اور اہل بیتِ امام کے جان۔ مال اور ننگ ناموس کے دشمن تھے۔ جنہوں نے مسلمان کہلاتے ہوئے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتے ہوئے ان کے اہل بیت کی حرمت کا کچھ خیال نہ کیا۔ مردوں کو قتل کر دیا اور عورتوں کو اسیر کر لیا۔ عقیل ابن ابی طالب کی صاحبزادی کے نوحہ کے یہ الفاظ کتنے دردناک اور عبرت انگیز ہیں:۔

"کیا جواب دو گے تم۔ جب کل نبیؐ تم سے پوچھیں گے کہ اے لوگو جو امتوں میں سے بہترین امت ہو تم نے کیا کیا۔ میرے بعد میرے اہل بیت کے ساتھ کہ ان میں سے کچھ تو خاک و خون میں لتھڑے پڑے ہیں اور کچھ اسیر ہیں۔"

بعد کے زمانہ کے لوگ

لیکن اس واقعہ کو تیرہ سو سال گذر جانے کے بعد امام پاک اور ان کے اہل بیت کے ساتھ اپنی پوری عقیدت مندی اور خلوص کے باوصف کون جانتا ہے کہ اگر وہ امام پاک کے زمانہ میں ہوتا تو وہ ان گنتے چنے اڑھائی تین سو افراد میں شامل ہوتا یا دشمنانِ اہل بیت کے انبوہ کثیر کے ساتھ! پس کسی شخص کو نبی پاکؐ کے ساتھ یا امام پاک کے ساتھ اپنی محبت اور عقیدت مندی پر ناواجب غرّہ نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ اسے اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور احسان کا شکر گذار ہونا چاہیئے۔ کہ وہ ایک مسلمان گھرانے میں پیدا ہوا اور اسلام اور محمد و اہل بیت محمدؐ کی محبت اور عقیدت کی دولت اسے ورثے میں ملگئی اور اسے آزمائش اور امتحان کی بھٹی میں نہ پڑنا پڑا۔ سر رضا علی مرحوم نے اپنی خودنوشت سوانحعمری میں ایک واقعہ کا ذکر کیا ہے جس سے ہم دنیا داروں کے ادعائے محبت رسولؐ و آل رسولؐ پر خوب روشنی پڑتی ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"مولوی نذیر احمد صاحب نے اپنی کسی کتاب میں حضرت سید الشہداء امام حسینؓ کی ایک مجلس کا تذکرہ کیا ہے۔ اس مجلس میں مولوی نذیر احمد بھی شریک تھے۔ شرکاءِ مجلس میں ایک صاحب کو بہت رقت ہوئی زار و قطار روتے اور پیٹتے جاتے تھے "یا لیتنی کنت معکم فافوز فوزاً عظیماً۔ یعنی (اے امام) کاش کہ میں آپ کے ساتھ ہوتا۔ اور (آپ کے ساتھ شریک ہو کر) شہادت کا مرتبہ عظمیٰ حاصل کرتا۔ اتفاق سے مجلس میں جھگڑا ہو گیا اور مارپیٹ کی نوبت پہنچ گئی جس میں بعض شرکاء کو چوٹیں آئیں اور فوجداری کا مقدمہ عدالت میں پہنچا۔ ملزموں میں سے ایک ملزم وہ صاحب بھی تھے جو مجلس میں شوقِ شہادت کا اظہار بار بار فرما رہے تھے۔ جب بہ حیثیت ملزم ان کے بیان کی نوبت پہنچی تو بڑی معصومیت سے کہا مستغیث نے میرا نام جھوٹ لیا ہے میں اس روز مجلس میں شریک ہی نہیں تھا۔ بلکہ مجلس کے وقت بیس کوس کے فاصلے پر ایک شادی میں موجود تھا۔"

(اعمال نامہ ص۲۵)

حضرت اویس قرنی

محمدؐ و اہل بیت۔ محمدؐ و اصحاب محمدؐ کے تذکار کے بعد اب تابعین کا حال سنئے اور تابعین میں سے بھی سر فیل تابعین اور خیر التابعین عاشق رسولؐ اویس قرنی کا۔ سوانحات و تذکار کی کتابوں کے صفحات آپ کے ساتھ اظہار اخلاص و عقیدت کے ذکر سے بھرے پڑے ہیں۔ صوفیہ کی مجالس میں عاشق رسولؐ اویس قرنیؓ کا نام آتے ہی ہُو حق کے نعروں کی صدا بلند ہو جاتی ہے۔ لیکن خود آپ کے زمانہ کے ظاہر بین آپ کو جس نظر سے دیکھتے تھے اس کا حال آئندہ سطور کے مطالعہ سے معلوم ہو گا۔

ہرم بن حیان ایک تابعی فرماتے ہیں کہ:۔

"میں اویس قرنی کی زیارت کی تمنا میں کوفہ گیا۔ اور تلاش کرتے کرتے فرات کے کنارہ پر پہنچا۔ وہاں دیکھا کہ ایک شخص تنہا بیٹھا نصف النہار کے وقت وضو کر رہا ہے۔ اور کپڑے دھو رہا ہے۔ میں اویس کے اوصاف سن چکا تھا اس لئے فوراً پہچان گیا۔ وہ ایک فربہ اندام اور سخت گندم گوں آدمی تھے۔ بدن پر بال زیادہ تھے۔ سر منڈا ہوا تھا۔ داڑھی گھنی تھی۔ بدن پر ایک صوف کا آزار اور ایک صوف کی چادر تھی۔ چہرہ بہت بڑا اور مہیب تھا۔"

ظاہر بین عوام الناس

ظاہر ہے کہ ظاہر بین عوام آپ کی اس ہیئت سے کس طرح متاثر ہو سکتے تھے۔ چنانچہ ان کے سامنے آپ کی جو حیثیت تھی اُسے ایک اور تابعی اسیر بن جابر کی زبانی سنئے:۔

"ایک مرتبہ آپ حلقہ ذکر سے غیر حاضر ہو گئے آپ کے شریک حلقہ اسیر بن جابر یہ سمجھ کر کہ آپ بیمار ہو گئے ہیں آپ کے گھر پہنچے اور کہا خدا تم پر رحم کرے۔ تم نے ہمیں چھوڑ کیوں دیا؟ آپ نے جواب دیا میرے پاس چادر نہ تھی اس لئے نہ آ سکا۔ اسیر بن جابر کہتے ہیں کہ یہ سن کر میں نے اپنی چادر ان کو دیدی۔ انہوں نے واپس کر دی۔ میں نے اصرار کیا۔ تو انہوں نے کہا کہ اگر میں چادر لے کر اوڑھ لوں اور میرے ہم قوم مجھے دیکھ لیں گے تو کہیں گے اس ریاکار کو دیکھو۔ ایک آدمی کے ساتھ لگ گیا اور دھوکہ دے کر اس کی چادر اس سے لے لی۔ لیکن میں نے اصرار کر کے چادر انہیں دے دی اور کہا ہمارے ساتھ چلو۔ دیکھو وہ لوگ کیا کہتے ہیں۔ چنانچہ وہ چادر اوڑھ کر ہمارے ساتھ ہو لئے۔ جیسے ہی ایک مجمع کے سامنے سے گذرے۔ مجمع نے کہا۔ ذرا اس ریاکار کو دیکھو ایک شخص کے ساتھ چمٹا رہا اور دھوکہ دے کر اس کی چادر لے لی۔ یہ الفاظ سن کر میں نے ان لوگوں سے کہا۔ تم کو شرم نہیں آتی۔ خدا کی قسم میں نے جب انہیں چادر دینا چاہا تو انہوں نے انکار کر دیا تھا۔"

(تابعین ص۳۲)

یہ سلوک ہے جو دنیائے زمانہ نے اس شخص کے ساتھ کیا جس کا نام سنتے ہی ہماری آنکھیں آنسوؤں سے اور ہمارا دل عقیدت کے جذبات سے پر ہو جاتا ہے۔

حضرت خواجہ حسن بصری

ہمارے زمانے کے عوام و خواص میں سے کون ایسا شخص ہے جو حضرت خواجہ حسن بصری کے نام کا واقف اور ان کے اعتراف کمال کا مدعی نہ ہو۔ جن کے متعلق حضرت خواجہ فرید الدین عطار کے الفاظ یہ ہیں۔

"آں پروردۂ نبوت۔ آں خوکردۂ فتوت
آں کعبۂ علم و عمل۔ آں خلاصۂ ورع و حلم
...... مناقب او بسیار و محامد او بے شمار۔"

شیخ مخدوم علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش آپ کے ذکر خیر میں اس طرح رطب اللسان ہیں:۔

"امام عصر۔ فرید دہر...... شے را قدرے و خطرے بزرگ است۔"

لیکن عقیدت مندوں کی زبان کا یہ تذکرہ آپ کی وفات سے کئی سو سال بعد کا ہے۔ خود آپ کے زمانہ میں آپ کو جس قسم کے لوگوں سے واسطہ پڑا۔ اور جن حالات و واقعات کا سامنا کرنا پڑا وہ اس امر سے ظاہر ہے۔ کہ ایک مرتبہ جب کچھ لوگوں نے آپ سے کہا کہ آپ امراء کے پاس جا کر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیوں نہیں فرماتے؟ تو آپ نے جواب دیا۔ مومن کو اپنا نفس ذلیل نہیں کرنا چاہیئے۔ اس زمانہ کے امراء کی تلواریں ہماری زبانوں سے آگے بڑھ گئی ہیں۔ جب ہم ان سے گفتگو کرتے ہیں تو وہ ہمیں تلوار سے جواب دیتے ہیں۔

ابو مالک ایک اور بزرگ فرماتے ہیں۔ کہ حسن سے جب کہا جاتا کہ آپ میدان میں نکل کر ان حالات کو بدلتے کیوں نہیں۔ تو فرماتے۔ اللہ تعالیٰ تلوار سے نہیں بلکہ توبہ سے بدلتا ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جب لوگ اپنے حکمران کی جانب سے آزمائش میں مبتلا کئے جائیں اور صبر کریں۔ تو خدا جلد ان کو اس مصیبت سے نکال دے لیکن وہ تلوار نکال لیتے ہیں اور اس پر اعتماد کرنے لگتے ہیں۔ خدا کی قسم اس کا کبھی کوئی اچھا نتیجہ نہیں نکلتا۔ مخالفین کے شر سے بچنے کیلئے آپ کئی مرتبہ دن کی روشنی میں باہر نہیں نکلتے تھے۔ جابر بن زید ایک تابعی وفات کے موقعہ پر بھی آپ حاکم وقت کی طرف سے کسی ایسی ہی سختی اور آزمائش میں مبتلا تھے اور اس لئے باہر نہیں نکلتے تھے۔ موت کے وقت جابر نے خواہش ظاہر کی کہ حسن بصری کو ایک نظر دیکھتا ہوں۔ حسن بصری نے سُنا تو رات کو تاریکی میں تشریف لائے:۔

"اور صبح تک ان کے رخصت ہونے کا انتظار کرتے رہے۔ لیکن ابھی وداع میں کچھ تاخیر تھی۔ اس لئے صبح کے آثار نمودار ہونے کے بعد نماز جنازہ کے طور پر چار تکبیریں کہہ کے ان کے حق میں دعائے مغفرت کی اور صبح ہونے سے پہلے اپنے قیام گاہ پر لوٹ گئے۔"

(تابعین حالات جابر بن زید)

غرضیکہ حجب معاصرت کا یہ سلسلہ اتنا وسیع اور ہمہ گیر ہے کہ دنیا کا کوئی گوشہ اور زمانے کا کوئی حصہ اس کی نظائر سے خالی نہیں۔ آپ کو ہر عالم اور ہر زمانے میں اس امر کی بے شمار مثالیں ملیں گی کہ بعد میں آنیوالوں نے جن بزرگوں کے ناموں کو خوب خوب اچھالا۔ خود اپنے زمانے کے لوگوں نے ان کے حق میں ہمیشہ انتہائی ناقدر شناسی کا ثبوت دیا۔ دنیائے اسلام بلکہ دنیائے انسانیت کی ساری تاریخ اس امر پر شاہد ناطق ہے کہ معاصرت کا حجاب بھی منجملہ ان حجابات اکبر میں سے ہے جو قبولیت حق میں انسان کے راستے کی رکاوٹ اور راہ کا روڑا بن جاتے ہیں۔

خوف کا مقام

پس جس طرح ہمارا یہ خواہش ہمارے عقیدتمندانہ اور پُر خلوص جذبات پر مبنی ہے۔ کہ ہم فلاں بزرگ نبی یا ولی کے زمانے میں ہوتے۔ اسی طرح ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کریں کہ اگر وہ ہمیں کسی بزرگ کے زمانے میں پیدا کرے تو ساتھ ہی ہمیں اس کی قبولیت کی توفیق بھی عطا فرمائے۔ ہم ان لوگوں میں سے نہ ہوں جنہوں نے انکار کیا اور سرکشی اختیار کی۔ بلکہ ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے حق کو قبول کیا اور سمعنا واطعنا کہہ کر سر تسلیم خم کر دیا۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے تو ماننے والے نہ ماننے والوں کی نسبت بہرحال فائدے ہی میں رہتے ہیں۔ کیونکہ آنے والا شخص دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو وہ جھوٹا ہے۔ یا سچا۔ جھوٹے کو قبول کر لینا صرف اسی صورت میں نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے جب اس کے قبول کے ساتھ کسی سچے کو چھوڑا یا ترک کر دیا جائے۔ لیکن اگر وہ سچا ہے تو پھر اسے نہ ماننے والوں اور اس کی تکذیب کرنیوالوں کیلئے کونسا ٹھکانا ہے؟ فتدبّر!

166

ترسیل چندہ انصار میں باقاعدگی اختیار کی جائے

زعماء صاحبان کا فرض

بعض مجالس انصار جو نئی قائم ہوئی ہیں ان کی طرف سے مرکز میں چندہ آنا شروع نہیں ہوا۔ اور اسی طرح بعض ایسی مجالس بھی ہیں جو گاہ بگاہ چندہ بھجوا دیتی ہیں۔ بالالتزام نہیں بھیج رہیں۔ ان تمام مجالس انصار کے زعماء صاحبان کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ جملہ اراکین انصار سے چندہ انصار معہ بقایا وصول کر کے اس میں سے ۱/۴ حصہ ضروریات کا وضع کر کے باقی ۳/۴ حصہ بہت جلد بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ بھیج کر بمد امانت مرکزیہ انصار اللہ داخل خزانہ کروا دیں اور اس کیلئے اس چندہ کی وصولی ماہ بماہ کی جاوے۔ اگرچہ یہ چندہ نہایت قلیل شرح کا ہے یعنی نصف پائی فی روپیہ۔ لیکن پھر بھی اس کی وصولی ماہ بماہ ہو جانی چاہیے۔ بجز اس کے کہ اگر کوئی صاحب اپنی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے اکٹھا سال کا یا چھ ماہ کا چندہ ادا کر دیں یا وصول کر لیا جائے تو کوئی ہرج نہیں۔ لیکن ماہ بماہ چندہ کا مطالبہ نہ ہونے کی وجہ سے کسی کے لئے ایسا موقع نہ دیا جائے کہ اس کے ذمہ اس چندہ کا بقایا ہو جائے جس کی پھر ادائیگی اور وصولی دقت طلب ہو جاتی ہے

پھر جسقدر چندہ انصار وصول ہو مرکز میں پہنچنے والی رقم ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک بھجوانے کا انتظام کیا جائے۔ تا مرکز میں بیقاعدہ بھیجنے کی وجہ سے مرکزی کاروبار میں ہرج واقع نہ ہو۔

قائد انصار اللہ مرکزیہ شعبہ مال ربوہ

درخواستہائے دعاء

(۱) محترمہ سراج بی بی صاحبہ کلرک دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں (۲) مرزا محمد احمد صاحب بھاٹی گیٹ لاہور کی اہلیہ صاحبہ کی طبیعت اکثر ناساز رہتی ہے احباب دعا صحت فرمائیں (۳)۔ میاں عبد القیوم صاحب کوئٹہ کو اللہ تعالےٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے احباب درازی عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں (۴) بشیر احمد صاحب دیہاتی مبلغ عرصہ چار ماہ سے آنکھوں کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (خورشید احمد)

(بقیہ صفحہ ۵)

مسلمانوں کے دل میں اتارنے کے لئے "زمیندار" میں عرصہ تک مضامین کا ایک سلسلہ شائع کیا۔ بعینہ اسی طرح جس طرح آج "مولانا" اختر علی خاں ایک کروڑ روپے کی اپیل کرنے کے بعد اس کی فراہمی کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔ کبھی ایک ایک روپے کے نوٹ چھاپنے کی تجویز پردے کار آتی ہے۔ کبھی پچاس ہزار رضاکاروں کی فوج بھرتی کرنے کا منصوبہ تیار ہوتا ہے۔ کبھی پاکستانی حکومت اور الحاج خواجہ ناظم الدین کو شاہ فاروق کا حشر یاد دلایا جاتا ہے۔ الغرض "زمیندار" کے صفحات اسی مہم کے لئے وقف ہیں یہ چیزیں روزانہ آپ کے مطالعہ میں آتی ہی ہوں گی۔ آئندہ قسط میں ہم "زمیندار" کے حوالہ سے مولانا ظفر علی خاں کے اس اضطراب کی ایک جھلک پیش کریں گے جو انہیں انگریزوں کے لئے ساڑھے تین کروڑ روپیہ فراہم کرنے کی فکر میں لاحق تھا (باقی)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

فیصلہ کن کتاب مفت

احمدیت کے مختلف مسائل کے متعلق خود بانی سلسلہ کے اصل فیصلہ کن مضامین کی کتاب جسکے ذریعہ تمام جہاں کے مسلمانوں پر خدا تعالےٰ کی حجت پوری ہو جاتی ہے کارڈ آنے پر مفت روانہ کی جاتی ہے

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

مشتہرین جلسہ سالانہ نمبر میں اپنے اشتہارات کے لئے ابھی سے جگہ ریزرو کر والیں ورنہ عدم گنجائش کے سبب جگہ نہ مل سکے گی۔

(مینیجر اشتہارات)

یہ صاحبان کہاں ہیں؟

مندرجہ ذیل موصی صاحبان جہاں کہیں بھی ہوں فوراً اپنا پتہ دفتر ہذا کو بھیج دیں اور اگر کسی دوست کو ان میں سے کسی صاحب کا پتہ معلوم ہو تو براہ کرم اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

۱۔ محمد لقمان صاحب ولد چودھری سلیمان صاحب ساکن کریم پور ضلع جالندھر موصی ۸۲۴۴ ۱۹۴۴ء میں کتنی سی پی وصیت کی تھی

۲۔ چودھری محمد انور صاحب ولد چودھری محمد اشرف صاحب ساکن چک ۲۰/۱۱-L ضلع منٹگمری موصی ۸۷۶۴ ۱۹۴۴ء میں وصیت کی تھی جبکہ مڈل میں پڑھتے تھے

۳۔ سلیم احمد صاحب ولد ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب ساکن قادیان محلہ دار الفضل وصیت ۹۱۴۴۔

۴۔ خدیجہ بیگم صاحبہ زوجہ چودھری عبد الحمید خانصاحب ساکن امرتسر۔ وصیت ۹۳۰۸۔

۵۔ حکیم محمد ایوب صاحب ولد حکیم نادر حسین صاحب ساکن لنگہ ضلع ہوشیار پور وصیت ۹۵۵۸۔

۶۔ منشی خانصاحب ولد شادی خانصاحب ساکن بنہرم ضلع ہوشیار پور وصیت ۹۷۹۸۔

۷۔ عبد الکریم صاحب ولد ڈاکٹر غلام علی صاحب ساکن دار الفضل قادیان وصیت ۹۹۹۹۔

۸۔ محمد عمر صاحب ولد علیم خانصاحب مرحوم ساکن درگی خوست افغانستان ضلع بنوں وصیت ۱۰۰۳۸۔

۹۔ یسری اللہ دتہ صاحب ولد سطر الدین صاحب ساکن قادیان وصیت نمبر ۱۰۱۴۴۔

۱۰۔ مسماۃ رحیم بی بی صاحبہ زوجہ چودھری محمد اسمٰعیل صاحب ساکن دنجوال ضلع گورداسپور۔ ۱۰۱۹۵

۱۱۔ رحمی بی بی صاحبہ بیوہ چودھری احمد بخش صاحب فلیٹ ۱۱ جہانگیر فیروز شاہ ذوباس بلڈنگ جیمبٹل روڈ کراچی ۱ وصیت ۱۰۹۶۶۔

۱۲۔ علی اکبر شاہ ولد لعل شاہ صاحب مرحوم ساکن مریدکے ضلع شیخوپورہ وصیت ۱۱۴۳۹

۱۳۔ محمد علی خانصاحب ولد عبد العزیز خانصاحب کاکوگرہ ضلع ہوشیار پور ۱۱۷۱۵۔

۱۴۔ محمد بخش صاحب ولد نبی بخش صاحب چک ۲۷۶/R.B گوکھووال ضلع لائلپور ۱۱۸۹۲۔

۱۵۔ چودھری طالب علی ولد چودھری عنایت علی صاحب محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ ۱۲۰۳۹۔

۱۶۔ محمد عبد اللہ صاحب ولد جھنڈے خاں صاحب مالو کے بھگت ضلع سیالکوٹ ۱۲۰۷۷۔

۱۷۔ محمد اسحٰق صاحب ولد مولوی نور محمد صاحب گھمیار کلاں بھمبر ضلع لاہور ۱۲۸۷۶۔

۱۸۔ عبد الرشید۔ بازی۔ ولد محمد عبد اللہ صاحب محلہ اسلام آباد گوجرانوالہ شہر ۱۲۸۹۶۔

۱۹۔ دین محمد صاحب ولد غلام حسین صاحب مرحوم سابق دار الرحمت قادیان ۷۳۴۱

۲۰۔ صدیقہ بیگم صاحبہ زوجہ دین محمد صاحب مذکور سابق دار الرحمت قادیان۔ ۷۳۵۷

۲۱۔ عبد الغفار صاحب شاکر ولد عبد الستار صاحب سابق کانپور یوپی۔ ۸۸۰۴۔

۲۲۔ نادر بخش صاحب ولد میاں چند بخش صاحب مسجد احمدیہ لاہور ۸۷۴۷۔

۲۳۔ شیخ محمود احمد صاحب ولد شیخ غلام نبی صاحب نوشہرہ ککے زئیاں سیالکوٹ ۸۴۴۴۔

۲۴۔ عطاء اللہ خانصاحب ولد شیر محمد صاحب بوراں والی سرگودھا ۸۰۲۷۔

۲۵۔ محمد الدین صاحب ولد میاں احمد بخش صاحب کبیر والا ملتان ۸۷۵۱۔

۲۶۔ عبد الغفور صاحب ولد رحمۃ اللہ صاحب کوٹ اللہ دین منٹگمری ۱۰۲۴۱۔

۲۷۔ غلام محمد صاحب لشک سابق دیہاتی مبلغ ولد احمد خانصاحب کھوکھر لاہور ۹۰۶۵۔

۲۸۔ چودھری محمد یٰسین صاحب ولد حکیم چراغ دین صاحب چک ۴۳۸ لائلپور ۸۴۲۹۔

۲۹۔ ملک احمد الدین صاحب ولد رہانہ صاحب ۲۵۷/ج-ب اداپانوالہ۔ جھنگ ۸۴۳۷۔

۳۰۔ احسان اللہ خانصاحب ولد عبد الحق خانصاحب مرحوم سابق جنڈ والا افغاناں امرتسر

۳۱۔ چودھری بوٹے خانصاحب مہاجر ولد چودھری امیر خانصاحب بوریوالہ ملتان ۱۲۶۱۴۔

(سیکرٹری مجلس کار پرداز ربوہ)

ہمارے مشتہرین سے استفسار کرتے وقت "الفضل" کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

جارحانہ قسم کی فرقہ بندی کو نہایت مضبوط اقدام سے دبا دینا چاہیئے

پارلیمنٹ میں مسٹر گورمانی وزیر داخلہ کا بیان

حال ہی میں پاکستان پارلیمنٹ میں فرقہ بندی کے متعلق پاکستان کے وزیر داخلہ نے جو بیان دیا ہے وہ اختصاراً شائع ہو چکا ہے۔ اب کسی قدر تفصیل سے شائع کیا جاتا ہے۔

مسٹر نور احمد نے استفسار کیا کہ فرقہ بندی کے سلسلے میں ہونے والے جلسوں اور جلوسوں (جن سے امن عامہ میں خلل پڑ رہا ہو۔ یا پڑنے کا خدشہ ہو) پر کسی قسم کی پابندی عائد کی گئی ہے؟ مسٹر مشتاق احمد گورمانی وزیر داخلہ نے جواب دیا کہ قیام امن کی ذمہ داری صوبائی حکومتوں پر عائد ہوتی ہے۔ انہوں نے اس سلسلے میں ضروری قدم اٹھائے ہیں۔ فساد کا خطرہ پیدا کرنے والے جلوسوں اور جلسوں پر پابندیاں عائد کرنا ضروری سمجھا گیا ہے۔ چونکہ فرقہ بندی کے جارحانہ قسم کے جذبات بڑھ جانے کا امکان تھا اس لئے مرکزی حکومت نے صوبائی حکومتوں کو اپنے خیالات سے اچھی طرح آگاہ کر دیا ہے۔ مرکزی حکومت کا خیال ہے کہ کسی فرقے کے جائز حقوق پر کسی قسم کی پابندی عائد نہیں ہونی چاہیئے۔ اور دو فرقوں کے درمیان کسی قسم کا امتیاز پیدا نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن ان دونوں کے خیالات کے تصادم کو اس حد تک بڑھنے نہیں دینا چاہیئے کہ امن عامہ میں خلل پڑنے کا امکان پیدا ہو جائے۔ جارحانہ اور جنگجویانہ قسم کی فرقہ بندی کو قانون کے مطابق بے حد ہوشیاری اور مضبوطی کے ساتھ دبا دینا چاہیئے۔

جب مسٹر گورمانی سے ان اقدامات کے نتیجے کے بارے میں استفسار کیا گیا۔ تو وزیر داخلہ نے بتایا کہ فی الحال ان اقدامات کے نتیجے کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ لیکن ان کا انحصار اس امر پر ہے۔ کہ پالیسی کی تکمیل کس طرح کی جاتی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان کی سالمیت کو ہر حالت میں مدنظر رکھا جائے اور کوئی ایسا اقدام نہ اٹھایا جائے۔ جس سے پاکستان میں تشتت و افتراق بڑھے (آفاقی ۱۹ ر دسمبر)

فاروق کی اراضیات کی مالیت ۷۰ لاکھ پونڈ ہے

لندن ۱۰ نومبر۔ جنرل نجیب نے سابق شاہ فاروق کے مالی حالات کا جائزہ لینے کی غرض سے جو کمیٹی مقرر کی تھی اس سے پتہ چلا ہے کہ ان کا قرضہ ان کی جائدادوں سے تین گنا زیادہ ہے۔ مصری اخبارات نے یہ انکشاف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ شہزادہ فاروق جب بادشاہ تھا۔ اس وقت اس کی کل آمدنی ۵،۰۰۰،۰۰۰ پونڈ سالانہ سے زیادہ تھی۔ ان کی اراضیات کی مالیت ۷۰،۰۰۰،۰۰۰ پونڈ کے قریب ہے۔

ایک کسٹوڈین کا بیان ہے کہ فاروق اکثر سالانہ ۱۰ لاکھ پونڈ سے زیادہ جواہرات، ٹکٹیں اور دیگر نوادرات جمع کرنے پر صرف کر دیا تھا۔

فاروق کو سامان تعیش وغیرہ بہم پہنچانے والے بین الاقوامی قرضخواہوں میں دو امریکن جوہری بھی ہیں، جنہیں ۱۰۰۰،۰۰۰ پونڈ ہیروں، کنگنوں اور انگوٹھیوں کی قیمت میں وصول کرنا ہے۔ انہوں نے کسٹوڈین پر دعوے کرنے کی دھمکی دی ہے کیونکہ فاروق نے انہیں ایسا کرنے کو کہا ہے (اسٹار)

گھاس سے ۵۰۰۰۰ روپے کی آمدنی

نئی دہلی ۱۸ نومبر۔ حکومت ہند نے گذشتہ سال کے دوران میں ملک کی ریلوے لائنوں کے اردگرد گھاس چرانے کے ٹھیکوں کے ذریعے ۵۰۰۰۰ روپے کی آمدنی پیدا کی ہے۔

(اسٹار)

اگر کوریا میں صلح نہ ہو سکی تو اقوام متحدہ کی زندگی خطرے میں پڑ جائیگی

لندن ۱۸ نومبر۔ اقوام متحدہ کے ادارے کو اس وقت کوریا کے سلسلہ میں ایک عظیم ترین بحران سے دوچار ہونا پڑ رہا ہے جس کے باعث اکثر ارکان کے دلوں پر مایوسی طاری ہے۔ اور یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ اقوام متحدہ اگر جنگ کوریا کا مناسب فیصلہ نہ کر سکی۔ تو اس کی زندگی ڈانواں ڈول ہو جائے گی

اس امر سے تشویش بڑھتی جا رہی ہے۔ کہ جنگی قیدیوں کے متعلق روس کے اعتراضات کو دور کرنے کی انتہائی کوششوں کے باوجود بھی شاید اس مسئلے کا حل جلد نہ ہو سکے ـــــ تجویز کیا جا رہا ہے کہ شاید اس رکاوٹ کو مجوزہ غیر جانبدار کمیشن کی نگرانی کے لئے ایک ایمپائر مقرر کر کے دور کیا جا سکے۔

بین الاقوامی عدالت کے صدر کا نام اس سلسلے میں لیا جا رہا ہے (اسٹار)

۳ اوٹاوا کے پیغامات مظہر ہیں کہ آئندہ ہفتے لندن میں دولت مشترکہ کی جو اقتصادی کانفرنس منعقد ہوئی ہے اس میں اس قسم کی بحث کا اچھا موقع مل سکتا ہے۔

دولت مشترکہ کے مدبرین امن کا فارمولا تلاش کریں گے

لندن ۱۸ نومبر تجویز کیا جا رہا ہے کہ اگر اقوام متحدہ کی کوششوں سے امن بحال رکھنے کا انتظام نہ ہو سکا تو دولت مشترکہ کے اعلیٰ مدبرین ایک کانفرنس میں باہمی کوششوں سے کوئی نیا فارمولا تلاش کریں گے۔

مصر میں سیاسی بیانات فوجی حکام کی منظوری سے شائع ہو سکیں گے

حکومت مصر کا نیا اقدام!

سکندریہ ۱۸ نومبر۔ مصر کے فوجی جنرل ہیڈکوارٹر کی طرف سے لفٹیننٹ کرنل عاطف نصر نے اعلان کیا ہے۔ کہ مصر میں آئندہ کسی سیاسی جماعت کا کوئی بیان قاہرہ یا سکندریہ میں فوجی حکام کی منظوری کے بغیر شائع نہیں ہو سکے گا۔ کرنل نصر نے بتایا۔ جس جماعتی کشمکش کے دوران میں تنگ نظر ذاتی اور خود غرضانہ مقاصد کی خاطر ملکی مفاد کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے وہی مصر کے سابقہ مصائب کی جڑ تھی ـــــ آپ نے کہا۔ کہ مختلف جماعتیں جو نکتہ چینی کرتی ہیں۔ وہ یکساں نوعیت کی ہوتی ہیں۔ اور اس وقت ہمیں لفظی تکرار کی ضرورت نہیں ہے ـــــ تعصب پھیلانے والے ملک اور قوم کے دشمن ہیں۔ اور نہ ہی مذہبی اختلافات کو ہوا دینے کی کوئی جائز وجہ ہو سکتی ہے۔

جیسا کہ جنرل محمد نجیب نے فوجی تحریک کی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا تھا۔ کہ "ہم مذہبی اختلافات کو نظر انداز کر کے ساری آبادی کو ایک متحد اور مضبوط قوم بنانا چاہتے ہیں" کرنل ناصر نے اخبارات سے وعدہ کیا۔ کہ تحریک آزادی کے سلسلہ میں پریس کو ہر ممکن امداد دی جائے گی۔ اخبارات کو خبردار کیا گیا۔ کہ وہ سابق بادشاہ اور اس کے خاندان کی تصاویر شائع نہ کریں صرف ایسے کارٹونوں کی اجازت ہے۔ جو ان کی ہمدردی میں نہ ہوں (اسٹار)

مشرق وسطیٰ کو جرمنی کی برآمدات

پیرس ۱۸ نومبر۔ یورپی اقتصادی تعاون کے ادارے کی طرف سے اپنے بلیٹن کی تازہ اشاعت میں مشرق وسطیٰ کے مصنوعات سپلائی کرنے کے سلسلے میں جرمنی کی بڑھتی ہوئی اہمیت واضح کی گئی ہے۔ اس بلیٹن میں بتایا گیا ہے کہ گذشتہ ۱۹۵۱ء میں جرمنی نے مصر کو کل ۱۱،۹۰۳،۰۰۰ ڈالر کا سامان ارسال کیا۔ ۱۹۵۰ء میں ۴،۳۴۴،۰۰۰ ڈالر کا سامان بھیجا گیا تھا۔

اسی طرح ۱۹۵۰ء میں شام کو ۲،۰۰۰،۰۰۰ ڈالر کا سامان جرمنی نے بھیجا تھا مگر ۱۹۵۱ء میں اس کی مقدار ۱۱،۰۰۰،۰۰۰ ۳،۷۵۰ ڈالر ہو گئی تھی۔

کیا مغربی جرمنی عرب لیگ کا مطالبہ تسلیم کرلیگا

بیروت ۱۸ نومبر۔ لبنان کے وزیر خارجہ نے عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کر کے قاہرہ سے واپس آنے کے بعد بتایا۔ عام طور پر محسوس کیا جا رہا ہے۔ کہ حکومت مغربی جرمنی اسرائیل کو معاوضہ ادا کرنے کی بابت اپنا فیصلہ تبدیل کر لے گی۔ آپ نے کہا کہ سیاسی کمیٹی کا اجلاس عرب اتحاد کی ایک عمدہ مثال ہے۔ انہوں نے انتباہ کیا۔ کہ اگر بون حکومت نے معاہدے پر عملدرآمد کرنے پر اصرار کیا۔ تو عرب اس کے ساتھ اقتصادی تعلقات منقطع کرنے سے ہرگز نہیں ہچکچائیں گے۔

قاہرہ میں جرمن سفیر اپنی حکومت کو ہر ممکن طریقے سے حالات کی اہمیت سے مطلع کر رہا ہے۔ اس نے اپنی حکومت پر زور دیا ہے۔ کہ کسی بھی قیمت پر عربوں سے اقتصادی تعلقات منقطع نہ ہونے دیئے جائیں (اسٹار)

اقوام متحدہ کے گرتے ہوئے وقار کے پیش نظر ٹریگولی اپنا استعفیٰ واپس لے لیں گے؟

لندن ۱۸ نومبر۔ یقین سے کہا جاتا ہے۔ کہ اقوام متحدہ کے مستقبل کے متعلق بڑھتی ہوئی تشویش کے پیش نظر مسٹر ٹریگولی شاید کم از کم ایک سال تک ریٹائر ہونا ملتوی کر دیں۔ نیویارک کی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے۔ کہ اگر جلد ہی کوئی مؤثر اقدام نہ کیا گیا۔ تو اقوام متحدہ کا ڈھانچہ بتدریج مسمار ہو جائے گا۔

"ڈیلی ہیرالڈ" نے اقوام متحدہ کی تذلیل کرنے والوں اور اس ادارے کو ختم کرنے کی باتیں کرنے والوں کی مذمت کرتے ہوئے وضاحت کی ہے۔ کہ یہ ڈپلومیٹک بحث و تمحیص کا بہترین ادارہ ہے۔ یہاں چھوٹی قومیں اپنا فیصلہ کن اثر ڈال سکتی ہیں۔

"ڈیلی ٹیلیگراف" نے اعلان کیا ہے۔ کہ روس اور اس کے حلیف ممالک کے رویئے سے ہر امید پر پانی پھر رہا ہے۔ سان فرانسسکو میں اقوام متحدہ کی بنا رکھتے وقت جو ارادے کئے گئے تھے۔ ان کو اس طرح مسخ کر کے استعمال کیا جا رہا ہے۔ کہ ان کی تضحیک ہو رہی ہے۔ اگر اقوام متحدہ کا ادارہ اپنی موت آپ مر جائے۔ تو کسی کو آنسو بہانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کی بعض خاص ایجنسیاں جو مفید کام کر رہی ہیں۔ وہ جاری رکھی جا سکتی ہیں۔

مبینہ ڈاکوؤں کی گرفتاری

حیدرآباد (سندھ) ۱۸ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پولیس نے اس صوبے کے مختلف اضلاع میں وارداتیں کرنے والے ڈاکوؤں کے ایک مبینہ گروہ کے ۱۱ ارکان کو تین اضلاع سے گرفتار کیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس گروہ نے حال ہی میں شاداجی گوٹھ کے ایک قبائلی سردار کے گھر پر ڈاکہ مار کر ۰۰۰،۰۰ روپے کا سامان لوٹ لیا تھا۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴